شاہ بلیغ الدین۔ کراچی

اللہ اللہ

ڈاکٹر آپریشن کے لئے تیار تھا اور مریض میز پر لیٹا ہوا تھا۔ مریض کے پیر میں ایک ایسا زہریلا ناسور تھا کہ اس کا پیر ٹخنوں سے کاٹ دینا ضروری تھا۔ ڈاکٹر نے خوب اچھی طرح دیکھ بھال کے اپنی ماہرانہ رائے دی۔ مریض نے جواب دیا ـــــ بسم اللہ! پیر کاٹ دیجئے! ڈاکٹر نے آپریشن کی تیاری شروع کی تو مریض سے کہا کہ ـــــ یہ پیالہ میں نے آپ کے لئے منگوایا ہے اسے پی لیجئے! مریض نے پوچھا ـــــ اس پیالے میں کیا ہے؟ ڈاکٹر نے کہا ـــــ نشہ آور عرق ہے۔ اس کے پینے سے آپ کو جراحی تکلیف نہ ہو گی۔

وفیات الاعیان میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ مریض نے کہا ـــــ آپریشن کے بعد زندہ رہوں گا یا مر جاؤں گا کچھ نہیں معلوم۔ اگر بچ جانے کا سو فیصد یقین بھی ہوتا تب بھی میں اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیز ہرگز نہ پیتا۔

شراب حرام ہونے کے احکام مدنی زندگی میں آئے۔ اسلام شروع ہونے کے کوئی اٹھارہ انیس برس بعد۔ قرآن مجید نے اسے خمر کہا ہے ـــــ خمر کا مطلب ہے وہ جو عقل کو ڈھانک دے اور اس میں خلل پڑ جائے۔ ہر چیز جس سے نشہ پیدا ہو وہ خمر ہے۔ اس میں شراب، افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، ہیروئن وغیرہ سب ہی شامل ہیں اسلام نے ابتدا ہی سے اسے برا اور قابلِ نفرت ٹھہرایا۔ چنانچہ سورۂ نحل میں ذکر ہے کہ۔

کھجور اور انگور وہ پھل ہیں جو بطور نعمت عطا ہوتے ہیں یہ پاک خوراک ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے۔ اور تم اس سے نشہ لانے والی چیز بنا لیتے ہو۔ یہ آیت مکی زندگی میں نازل ہوئی۔ خیال ہے کہ حبشہ کی ہجرت کے آس پاس اس کا اظہار ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو نشہ ناپسند ہے۔ مدنی زندگی میں سورہ بقرہ سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ کی آیتیں نازل ہوئیں جن میں بتایا گیا کہ جوئے اور شراب میں بڑا گناہ ہے ان کے فائدے ہیں لیکن کم۔ نقصانات بہت ہیں۔ آخری حکم آیا کہ ـــــ ان سے بچو! حضور اکرم ؐ نے فرمایا ـــــ یہ مطلق حرام ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر نے اپنے ڈاکٹر سے جو پاؤں کاٹنے کھڑا تھا کہہ دیا کہ ـــــ تکلیف سے بچنے کے لئے شراب پینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس پر ڈاکٹر نے کہا ـــــ پھر آپ بیہوشی کی کوئی اور دوا پی لیجئے!

جواب ملا کہ — میرا پیر کٹتا ہے تو مجھے اس کی تکلیف محسوس ہونے دو۔

دوستوں نے دیکھا کہ یہ مانتے نہیں تو بولے — ٹھیک ہے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ آپریشن کے دوران میں یہیں رہیں گے — پوچھا — کس لئے؟ انہوں نے کہا۔ ہم تمہیں سنبھالنے کے لئے یہاں رہیں گے۔ شدید تکلیف میں صبر بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ فرمایا کہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر تسبیح و تہلیل میں مصروف ہوگئے۔ ڈاکٹر نے پیر کاٹ دیا۔ لیکن اف نہ کی۔ اللہ اللہ کہتے رہے۔ البتہ خون بند کرنے کے لئے زخم کا حصہ داغا گیا تو بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو چہرے سے پسینہ صاف کیا۔ اپنا کٹا ہوا پیر منگا کر دیکھا۔ بے اختیار زبان سے نکلا — اے پیر! اس ذات کی قسم جس نے تجھ سے میرا بوجھ اٹھوایا، وہ خوب جانتا ہے کہ میں نے تجھے کسی حرام راستے پر نہیں چلایا۔

حضرت عروہؒ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے آخری حصے میں پیدا ہوئے۔ اور ۹۴ ہجری میں وفات پائی۔ مدینے میں سات مشہور فقہا میں ان کا شمار تھا۔ بڑے فیاض اور بڑے عابد و زاہد تھے۔ مزاج میں بڑی نفاست تھی۔ اور بہتر سے بہتر پوشاک پہنتے تھے۔

پیر کٹنے سے کچھ پہلے عبدالملک سے ملنے گئے تھے۔ ساتھ صاحبزادے بھی تھے جن کا نام محمد تھا۔ باپ بیٹے عبدالملک کے گھوڑے دیکھ رہے تھے۔ بیٹے نے ایک گھوڑے پر سواری کی۔ وہ ایسا شہ زور نکلا کہ اس نے انہیں بری طرح پٹک دیا اور وہ وہیں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

اس سانحے کے کچھ ہی دنوں بعد ابھی وہ شام ہی کے علاقے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کے اپنے پیر کا زخم بگڑا اور جراح نے پیر کاٹ دیا۔

ابن جوزی لکھتا ہے کہ دعا کرتے اور فرماتے — خداوندا تیرا شکر ہے کہ چار ہاتھ پاؤں میں سے تو نے ایک ہی کو لیا اور تین صحیح سلامت رکھے۔ چار لڑکوں میں سے ایک کو اٹھا لیا۔ اور تین میرے لخت جگر چھوڑ دئے۔ تو نے اے اللہ تھوڑا لیا اور بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ تیرا شکر کس منہ سے ادا کروں!